سورۃ الاعراف

آیات ۱۳ - ۲۵

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿١٣﴾ قَالَ
أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ
لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ
وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا
مَدْحُورًا ۖ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَ
زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ
﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا
نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَ
قَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢١﴾ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ
لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ
أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا
ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا -(اللہ نے) کہا، پس اتر جا اس سے

هَبَطَ يَهبِطُ ، هُبُوْطًا- اترنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا

اسی سے ہبوطِ آدم کی اصطلاح

فَمَا يَكُوْنُ لَكَ - تو نہیں ہے تیرے لیے

اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا - کہ تُو تکبر کرے اس میں

فَاخْرُجْ - پس تُو نکل جا

صَغُرَ يَصْغُرُ ، صَغَارًا - ذلیل ہونا

صَغَار - ذلیل

صِغَار - چھوٹا

اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ - بیشک تو ہے حقیر/ذلیل ہونے والوں میں سے

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ - (ابلیس نے) کہا تو مہلت دے مجھے

نَظَرَ يَنْظُرُ ، نَظَرًا - دیکھنا، انتظار کرنا، مہلت دینا

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ - اس دن تک (جب) لوگ اٹھائے جائیں گے

قَالَ اِنَّكَ - (اللہ نے) کہا بیشک تو

مُنْظَر : مہلت دیا گیا

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ - مہلت دیے ہوؤں میں سے ہے

قَالَ فَبِمَآ اَغۡوَيۡتَنِيۡ لَاَقۡعُدَنَّ لَهُمۡ صِرَاطَكَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝١٦ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ اَيۡمَانِهِمۡ وَعَنۡ شَمَآئِلِهِمۡ‌ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِيۡنَ ۝١٧

قَالَ فَبِمَآ اَغۡوَيۡتَنِيۡ - (ابلیس نے) کہا بسبب اس کے کہ تونے گمراہ کیا مجھے

أغْوَى يُغْوِي ، إغْواءً
گمراہ کرنا، بہلانا پھسلانا

لَاَقۡعُدَنَّ لَهُمۡ - میں لازماً بیٹھوں گا ان کے لیے

قَعَدَ - بیٹھنا

صِرَاطَكَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ - تیرے سیدھے راستے پر

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمۡ - پھر میں لازماً آؤں گا ان کے پاس

أتَى يَأتِي ، إتْياناً - آنا

مِّنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ - ان کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے

وَعَنۡ اَيۡمَانِهِمۡ - اور ان کی داہنی جانبوں سے

اَيْمان - دائیں طرف

وَعَنۡ شَمَآئِلِهِمۡ - اور ان کی بائیں جانبوں سے

شَمائل - بائیں طرف

وَلَا تَجِدُ - اور تو نہیں پائے گا

اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِيۡنَ - ان کے اکثر کو شکر گذار

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿١٣﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤﴾
قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿١٥﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿١٦﴾
ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾

فرمایا، "اچھا، تو یہاں سے نیچے اُتر۔ تجھے حق نہیں ہے کہ یہاں بڑائی کا گھمنڈ کرے۔ نکل جا کہ در حقیقت تو اُن لوگوں میں سے ہے جو اپنی ذلّت چاہتے ہیں"
بولا، "مجھے اُس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سب دوبارہ اُٹھائے جائیں گے" فرمایا، "تجھے مہلت ہے۔" بولا، "اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر اِن انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا، آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے اِن کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا"

Allah said: 'Then get you down from here. It does not behove you to be arrogant here. So be gone. You will be among the humiliated.
Satan replied: 'Give me respite till the Day they shall be raised.
Allah said: 'You are granted respite. Satan said: 'Since You have led me astray, I shall surely sit in ambush for them on Your Straight Path, Then I will come upon them from the front and from the rear, and from their right and from their left. And You will not find most of them thankful.

محمد اقبال

قصہ آدم و ابلیس

- قرآن مجید میں قصہ آدم و ابلیس ۷ مرتبہ آیا ہے، ۶ مرتبہ مکی سورتوں میں اور ایک مرتبہ مدنی سورت میں، اس سے پہلے سورۃ البقرۃ کے چوتھے رکوع میں قصہ آدم و ابلیس آ چکا ہے، لیکن ہر جگہ مختلف انداز سے اور وہ اس لیے کہ آپ ﷺ کی دعوتی تحریک جیسے جیسے آگے بڑھ رہی تھی، ہر دور کے مخصوص حالات کے سبب اس واقعے میں ہر دفعہ مزید تفصیلات شامل ہوتی گئیں۔
- اس قصے کی کئی کڑیوں کا یہاں پر ذکر کیا گیا ہے
- پہلی کڑی میں انسانیت کے آغاز کا ذکر۔ اور ساتھ ہی معرکۂ خیر و شر کے آغاز کا ذکر بھی
- انسان کی تخلیق پر فرشتوں کو سجدہ کرایا گیا، اللہ کا یہ حکم بنی نوع انسان کے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے، اس کی عظمت شان کا اظہار ہے، ساتھ ساتھ اس کو بیشمار اور عظیم الشان حسی اور معنوی نعمتوں سے نوازا تاکہ وہ خلافتِ ارضی کی ذمہ داری جو اسے اللہ تعالیٰ نے سونپی اس کو اچھی طرح ادا کر سکے، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے خالق اور اپنے رب کے حضور اطاعت و فرمانبرادری میں جھکا رہے، اس کی ناشکری نہ کرے، اس سے بغاوت اس کے احاطۂ خیال میں بھی نہ آئے، اپنے قصور کوتاہی اور کمی پر اس کی طرف پلٹ آئے
- یہ سجدہ آدم ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ نوع انسانی کا نمائندہ فرد ہونے کی حیثیت سے تھا اس موقع پر جو شرف اور ذمہ داری دی گئی اس میں پوری نوع انسانی برابر کی شریک ہے

قصہ آدم وابلیس

- **ابلیس کا استکبار**۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کرے لیکن اس نے اس حکم کی تعمیل کی بجائے انکار کیا اور بغاوت کا راستہ اختیار کیا۔ شیطان سے جب پروردگار نے یہ فرمایا کہ تم نے میرے حکم کی تعمیل سے انکار کیوں کیا؟ تمہیں میرے حکم کو نہ ماننے کی جرأت کیسے ہوئی؟ تو اس نے ایک لمحے کے لیے بھی عذر پیش کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ اسے اپنے رویے پر کوئی ندامت ہوئی بلکہ اس نے اپنے رویے پر اصرار کرتے ہوئے یہ کہا کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے۔ آگ کی فطرت میں بلندی اور رفعت ہے اور مٹی کی فطرت میں پستی ہے تو میں بلندی اور رفعت کا نمائندہ ہو کر پستی کی نمائندہ مخلوق کے سامنے کیسے جھک سکتا تھا اس لیے اگر میں نے آدم کے سامنے جھکنے سے انکار کیا ہے تو مجھے ایسا ہی کرنا چاہیے تھا
- ابلیس نے صرف اپنی برتری ہی کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ اس نے اپنی گمراہی کا الزام بھی اپنے پروردگار کو دیا اور صاف کہا کہ پروردگار آپ نے مجھے اس گمراہی میں ڈالا کیونکہ آپ نے مجھے ایک ایسے امتحان میں ڈالا جس میں سرخرو ہونا میرے بس کی بات نہ تھی اب جبکہ میں اس بارگاہ سے نکالا جا چکا ہوں اور اس کا سبب آدم بنے ہیں تو اب میں زندگی بھر انھیں اور ان کی اولاد کو گمراہ کرنے کی کوشش کروں گا تاکہ یہ بات ثابت ہو جائے کہ آدم کو جو مجھ پر فضیلت دی گئی ہے وہ ہرگز اس کے حقدار نہ تھے
- اِس انکار، تکبر، جرأت رندانہ اور سرکشی پر اللہ تعالیٰ نے اسے راندۂ درگاہ ٹھہرایا، وہ ملعون ہوا اور اللہ کی رحمت سے دور، ذلیل وخوار ہو کر

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾

- ابلیس نے اپنی مہلتِ عمل ختم ہونے، راندۂ درگاہ ٹھہرائے جانے اور مردود ہونے پر اللہ تعالیٰ سے مہلت طلب کی زندہ رہنے کی قیامت برپا ہونے تک (جو کہ انسان کی مہلتِ عمل ہے)
- مہلت مانگنے کی وجہ - اب جب کہ وہ خود تو گمراہ ہو چکا ہوں، اب وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انسان فی الواقع اس شرف کا سزاوار نہیں ہے جو اسے بخشا گیا۔
- اس نے علی الاعلان کہا اب سے آدم اور اولادِ آدم کو راہِ راست سے بھٹکاؤں گا، آگے سے پیچھے سے، دائیں سے بائیں سے، ہر طرح سے، ان کی گھات میں رہوں گا، ان کے دلوں میں شبہات ڈالوں گا، دنیا کی محبت میں انہیں گرفتار کروں گا اور آخرت سے بیزار اور ان میں سے اکثر کو جہنم کا حقدار بناؤں گا
- اللہ کا راستہ ایمان اور اطاعت کا راستہ ہے جس کے نتیجے میں اللہ کی رضا کا حصول ہوتا ہے، ابلیس اسی راستے پر مرچہ زن ہو گا، وہ انسانوں کو ان کے ایمان و عمل کی راہ سے روکے گا
- انسان کو اس زندگی میں ہر لحظہ چوکنا رہنا چاہیے کہ وہ کسی بھی لمحے ایمان، عمل صالح، اطاعتِ الٰہی اور شکر گذاری سے دور ہوا تو گویا ابلیس نے اس کو اپنے جال میں پھنسا لیا
- اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مہلت دی جو اس نے مانگی لیکن اس کو ذلیل و خوار کرکے جنت سے نکال بھی دیا اور فرمایا کہ جو بھی اس کی پیروی کرے گا ابلیس سمیت وہ سب جہنم کا ایندھن بنیں گے

شیطان

مادہ : ش ط ن

شَطَنَ : دور ہونا

شیطان: جو اللہ کی رحمت سے دور ہوا

شیطان کا لفظ اسم جنس (عام) ہے

اس کا اطلاق - خبیث ، شریر ، نافرمان و سرکش ، ملعون ، مردود رذائل پر

انسان ہو یا جنّات یا دوسرے حیوانات - حتّٰی بدکار اور حق سے دور روح

ابلیس

مادہ : ب ل س

بَلَسَ : ناامید ہونا

ابلیس: جو اللہ کی رحمت ناامید ہوگیا

ابلیس کا لفظ اسم عَلَم (خاص) ہے

اسکا اطلاق صرف اور صرف اس مخلوق پر جس نے اللہ کے سامنے اپنے اختیار، تکبر، غرور اور فخر کا اظہار کیا اور اپنے رب کا حکم ماننے سے انکار کردیا

كَانَ مِنَ الجنِّ - سورہ کہف

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا - (اللہ نے) کہا تو نکل اس سے

مَذْءُوْمًا - مذمت/ذلیل کیا ہوا

ذَأَمَ يَذْأَمُ ، ذَأْمًا - عیب لگانا، مذمت کرنا

مَذْءُوْم - مذمت کیا ہوا

مَّدْحُوْرًا - دھتکارا ہوا

دَحَرَ يَدْحَرُ ، دَحْرًا و دُحُورًا - دھتکارنا، دور کرنا

مَدْحُوْر - دھتکارا ہوا، مردود

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ - بیشک جس نے پیروی کی تیری ان میں سے

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ - تو میں لازماً بھر دوں گا جہنم کو

(م ل أ)

مَلَأَ يَمْلَأُ ، مَلأً - بھرنا

اِمتِلَاء - کسی چیز کا بھر جانا

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْت

مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ - تم سب سے

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ - اور اے آدم سکونت اختیار کرو

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ - تم اور تمہاری بیوی اس باغ میں

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾

فَكُلَا - پھر تم دونوں کھاؤ

أَكَلَ يَأْكُل ، أَكْلاً - کھانا

مِنْ حَيْثُ - جس جگہ سے (جہاں سے)

شِئْتُمَا - تم دونوں چاہو

شَاءَ يَشَاءُ ، مَشِيْئَةً - چاہنا

وَلَا تَقْرَبَا - اور نہ تم دونوں قریب جاؤ

قَرِبَ يَقْرَبُ ، قُرْبًا وقُرْبَانًا - قریب جانا/ہونا

لا تقربا- سے مراد کھانے کی ممانعت ہے نہ کہ فقط نزدیک ہونے کی

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ - اس درخت کے

درخت کا نام نہیں لیا گیا اس لیے وہ غیر متعلق ہے
اصل چیز تو ممانعت ہے (اللہ کا حکم)،

فَتَكُوْنَا - ورنہ تم دونوں ہو جاؤ گے

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ - ظلم کرنے والوں سے

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ
﴿۱۸﴾ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۹﴾

فرمایا، " نکل جا یہاں سے، ذلیل اور ٹھکرایا ہوا۔ یقین رکھ کہ اِن میں سے جو تیری پیروی کریں گے، تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔ اور اے آدم، تو اور تیری بیوی، دونوں اس جنت میں رہو، جہاں جس چیز کو تمہارا جی چاہے کھاؤ، مگر اس درخت کے پاس نہ پھٹکنا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے "

Allah said: 'Go away from here - disgraced and expelled. I shall fill the Hell with all those that follow you.

0 Adam! Live you and your spouse in the Garden and both of you eat from it wherever you will, but never approach the tree or you shall become wrongdoers.

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝٢٠

فَوَسْوَسَ - پھر وسوسہ ڈالا

وَسْوَسَ يُوَسْوِسُ ، وَسْوَسَةً - وسوسہ ڈالنا

کلمہ "وسوسہ" کے بعد حرف 'لام' لایا جائے تو منصوبہ بنانے اور سازش کرنے کا معنی دیتا ہے

لَهُمَا الشَّيْطٰنُ - ان دونوں کے لیے شیطان نے

لِيُبْدِيَ لَهُمَا - تاکہ وہ ظاہر کرے ان دونوں کے لیے

أَبْدَى يُبْدِي ، إِبْدَاءً - ظاہر کرنا (IV)

مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا - اس کو جو چھپایا گیا ان دونوں سے (و ر ي)

وَارَى يُوَارِي ، مُوَارَاةً (III) چھپانا، پوشیدہ رکھنا

كَيْفَ **يُوَارِي** سَوْءَةَ أَخِيهِ - قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا **يُوَارِي** سَوْآتِكُمْ - حَتَّىٰ **تَوَارَتْ** بِالْحِجَابِ

مِنْ سَوْاٰتِهِمَا - ان کی ستروں میں سے

سَوْءَة - شرم گاہ، ستر

سُوْء - ہر وہ چیز جو عقل یا شرعی لحاظ سے بری ہو

انسان کا ستر اگر ننگا ہو تو وہ سَوْءَة کہلاتا ہے

وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا - اور اس نے کہا نہیں منع کیا تم دونوں کو

نَهَى يَنْهَى ، نَهْيًا - منع کرنا

رَبُّكُمَا - تم دونوں کے رب نے

اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَا مَلَكَيۡنِ اَوۡ تَكُوۡنَا مِنَ الۡخٰلِدِيۡنَ ۝٢٠ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّىۡ لَـكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيۡنَۙ ۝٢١

عَنۡ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - اس درخت سے

اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَا - مگر (اس لیے) کہ (کہیں) تم دونوں ہو جاؤ

مَلَكَيۡنِ - فرشتے

اَوۡ تَكُوۡنَا - یا تم دونوں ہو جاؤ

مِنَ الۡخٰلِدِيۡنَ - ہمیشہ رہنے والوں میں سے

وَقَاسَمَهُمَاۤ - اور اس نے قسم دی دونوں کو

اِنِّىۡ لَـكُمَا - (کہ) بیشک میں تم دونوں کے لیے

لَمِنَ النّٰصِحِيۡنَ - یقیناً خیر خواہی کرنے والوں میں سے ہوں

(ق س م)

قَاسَمَ یُقَاسِمُ ، مُقَاسَمَةً - قسم کھا کر کہنا (III)

فَوَسۡوَسَ لَهُمَا الشَّيۡطٰنُ لِيُبۡدِیَ لَهُمَا مَاوٗرِیَ عَنۡهُمَا مِنۡ سَوۡاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا
رَبُّكُمَا عَنۡ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَا مَلَكَيۡنِ اَوۡ تَكُوۡنَا مِنَ الۡخٰلِدِيۡنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّىۡ
لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيۡنَۙ ﴿۲۱﴾

پھر شیطان نے اُن کو بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دُوسرے سے چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے کھول دے۔ اس نے ان سے کہا " تمہارے ربّ نے تمہیں جو اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سِوا کچھ نہیں ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ، یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے۔" اور اس نے قسم کھاکر ان سے کہا کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔

But Satan made an evil suggestion to both of them that he might reveal to them their shame that had remained hidden from them. He said: 'Your Lord has forbidden you to approach this tree only to prevent you from becoming angels or immortals.

And he swore to them both: 'Surely I am your sincere adviser.

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾
وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

آدم و حوا (علیہما السلام) کے خلاف شیطان کی فریب کاری

- بہشت میں آدم (علیہ السلام) اور ان کی زوجہ کے ساکن ہونے کے بعد، ابلیس ان کے خلاف سازش کرنے اور انھیں فریب دینے کی فکر میں لگ گیا۔
- اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا (علیہما السلام) کو بتا دیا کہ اس درخت کے پاس نہیں جانا (یعنی اس کا پھل نہیں کھانا)، جو کی اطاعت و فرمانبرداری کے امتحان کی ایک شکل تھی۔
- شیطان نے آدم و حوا (علیہما السلام) کو وسوسے میں ڈالتے ہوئے، انھیں دائمی زندگی اور فرشتہ نہ بننے سے محروم ہونے کو ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کے حرام ہونے کی دلیل قرار دیا (ان کے ذہن میں شبہ پیدا کیا)
- فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ۲۰/۱۲۰ شیطان نے انہیں بہکایا اور کیا اے آدم ! کیا میں تمہیں خلود کا درخت نہ بتاؤں اور ایسی بادشاہت جو ختم ہونے والی نہ ہو
- شیطان نے انھیں دائمی عمر اور دائمی حکومت کا لالچ دیا۔ یہ دونوں چیزیں انسان کی خواہشات میں سرفہرست ہیں
- شیطان لعین چونکہ جانتا تھا کہ اللہ نے ان کو بصراحت اس درخت سے منع کر دیا ہے اور یہ کہ اللہ کی جانب سے ممانعت کی وجہ سے ان کے دل میں کھٹکا موجود ہے۔ اور قوت مدافعت ان کے اندر پائی جاتی ہے۔ اس لیے اس وسوسہ اندازی میں وہ انسانی خواہشات اور کمزوریوں سے استفادے کے ساتھ ساتھ ناصح مشفق بن کر اور قسمیں اٹھا کر کہتا ہے کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝٢٠
وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝٢١

آدم و حوا (علیہما السلام) کے خلاف شیطان کی فریب کاری

- شیطان نے فریب اور دھوکے کے ساتھ آدم و حوا علیہما السلام سے اللہ کے نام پر جھوٹ بھی بولا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کی تہمت بھی لگائی
- جھوٹ، شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک بڑا اور اہم ہتھیار۔ اسی لیے شیطان کے پیروکاروں کا سب سے بڑا ذریعۂ فساد جھوٹ ہی ہے، قومی و بین الاقوامی میڈیا، سیاست، سفارتکاری، جنگوں، جاسوسی ہر جگہ جھوٹ کا چلن اور اس کی مرکزی حیثیت
- جھوٹ سے جس طرح انفرادی اور اجتماعی زندگی تباہ ہوتی ہے اس کے سبب اس کو اسلام میں ایک بدترین گناہ بتایا گیا، ایک گناہِ کبیرہ، اور جھوٹ بولنے والے پر لعنت کی گئی ہے .... فإنَّ الكَذِبَ يَهدِي إلى الفُجورِ، وإنَّ الفُجورَ يَهْدِي إلى النارِ، وما يزالُ العَبْد يَكْذِبُ ويتَحرَّى الكَذِبَ، حتى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كذَّاباً (بخاری و مسلم)
- وہ اس بہکاوے میں آگئے، پھل کھالیا اور انکی شرمگاہیں جو ایک دوسرے پوشیدہ تھیں ان کو ان پر ظاہر کردیا گیا اور یہ شیطان کا مقصد تھا (جس کو لام عاقبت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے: لِيُبْدِيَ)
- شیطان انسان کو مختلف طریقوں سے گمراہ کرتا ہے اور یہ تمام طریقے انسانی شخصیت میں کمزور مقامات کے ذریعے سے سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ انسانی شخصیت میں فطری کمزوریاں ہیں ان سے انسان صرف پختہ ایمان اور یادالٰہی کے ذریعے سے بچ سکتا ہے اور ایمان اور ذکر کے بعد صورت یہ ہوجاتی ہے کہ شیطان کا انسان پر کوئی کنٹرول نہیں رہتا۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ - تو اس نے پھسلا دیا دونوں کو دھوکے سے

دَلّٰی يُدَلِّي ، تَدْلِيةً (II)
کھینچنا، مائل کرنا

غُرُوْر - دھوکہ

فَلَمَّا - پھر جب

ذَاقَا الشَّجَرَةَ - دونوں نے چکھا اس درخت کو

بَدَتْ لَهُمَا - تو ظاہر ہوگئے ان دونوں کے لیے

سَوْاٰتُهُمَا - ان دونوں کے ستر (شرمگاہیں)

وَ طَفِقَا - اور وہ دونوں لگے

طَفِقَ يَطْفَقُ ، طَفَقًا - شروع کرنا، کام کرنے لگ جانا

يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا - چپکانے اپنے اوپر

خَصَفَ يَخْصِفُ ، خَصْفًا - ڈھانپنا، چپکانا، پیوند کرنا

كان النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **خصّافًا** لنَعْلهُ
آپ ﷺ اپنے جوتے خود پیوند (مرمت) فرماتے

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ - باغ کے پتوں میں سے

وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمۡ اَنۡهَكُمَا عَنۡ تِلۡكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلۡ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا

وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ - اور پکار ان دونوں کو ان کے رب نے

اَلَمۡ اَنۡهَكُمَا - کیا میں نے روکا نہیں تھا تم دونوں کو

عَنۡ تِلۡكُمَا الشَّجَرَةِ -اس درخت سے

وَاَقُلۡ لَّكُمَاۤ -اور میں نے کہا نہیں تھا تم دونوں سے

اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَكُمَا -کہ شیطان تم دونوں کا

عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ - ایک کھلا دشمن ہے

قَالَا رَبَّنَا - ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب

ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا - ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

وَاِنْ - اور اگر

لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا - نہ معاف کیا تو نے ہم کو

وَتَرْحَمْنَا - اور تو نے رحم نہ کیا ہم پر

لَنَكُوْنَنَّ - تو ہم لازماً ہو جائیں گے

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ - گھاٹا پانے والوں میں سے

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ
نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا
ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

اس طرح دھوکا دے کر وہ ان دونوں کو رفتہ رفتہ اپنے ڈھب پر لے آیا۔ آخرکار جب انہوں نے اس درخت کا مزا چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کُھل گئے اور وہ اپنے جسموں کو جنّت کے پتّوں سے ڈھانکنے لگے۔ تب ان کے ربّ نے انہیں پکارا "کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ روکا تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کُھلا دشمن ہے؟" دونوں بول اُٹھے "اے ربّ! ہم نے اپنے اوپر ستم کیا، اب اگر تُو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔"

Thus Satan brought about their fall by deceit. And when they tasted of the tree, their shame became visible to them, and both began to cover themselves with leaves from the Garden. Then their Lord called out to them: 'Did I not forbid you from that tree, and did I not warn you that Satan 'is your declared enemy? Both cried out: 'Our Lord! We have wronged ourselves. If You do not forgive us and do not have mercy on us, we shall surely be among the losers.

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (٢٢) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (٢٣)

ستر پوشی انسان کی فطرت ہے

- شیطان اپنے فریب، دھوکے اور جھوٹی قسم کے ذریعے آدم علیہ السلام و حوا علیہ السلام کو ممنوعہ درخت تک لے آیا تاکہ وہ اس کا پھل کھائیں۔ جو انہوں نے کھالیا
- ممنوعہ درخت (کا پھل) چکھتے ہی، آدم علیہ السلام وحوا علیہ السلام کی شرمگاہیں ان کے اوپر عیاں ہو گئیں
- اپنی عریانی کا احساس ہونے کے معاً بعد وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو آپس میں جوڑ کر اپنے اپنے ستر کو چھپانے کا اہتمام کرنے لگے (انسان فطرتاً اپنی شرمگاہ کے عیاں ہونے سے شرم وحیار کھتا ہے)
- جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ لباس / انسان کا اپنے آپ کو ڈھانکنا محض عادت کی پیداوار ہیں یا تہذیب کے ارتقاء سے مصنوعی طور پر پیدا ہوئی ہے ان کا خیال بالکل غلط ہے۔ شرم وحیا ایک فطری چیز ہے کو روزِ اول سے انسان میں موجود تھی۔ جس طرح توحید فطرت ہے، شرک انسان مصنوعی طور پر اختیار کرتا ہے، اسی طرح حیا فطرت ہے، بے حیائی انسان مصنوعی طور پر اختیار کرتا ہے۔ Nudity is perversion and not covering
- اللہ تعالیٰ کے اوامر، نواہی، محرمات، تنبیہات اور سرزنشیں ہمیشہ انسانوں کی تربیت اور رُشد کے لیے ہوتی ہیں
- انسان کی شخصیت کا ایک اور اہم پہلو - وہ یہ کہ وہ بھول بھی جاتا ہے اور اس سے غلطی بھی سرزد ہو جاتی ہے اور یہ کہ اس میں ایسی کمزوریاں بھی ہیں جن کے راستے سے شیطان اُس پر انداز ہوتا ہے۔

اللَّهمَّ رَحمَتَكَ أرْجو، فَلا تَكِلْني إلى نَفْسي طَرْفَةَ عَيْنٍ، میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوۡرٍ‌ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَـنَّةِ‌ ؕ وَنَادٰٮهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمۡ اَنۡهَكُمَا عَنۡ تِلۡكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلۡ لَّـكُمَاۤ
اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَـكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾

فطرت انسانی کی ایک اہم خصوصیت

- شیطان کی پہلی چال جو اس نے انسان کو فطرت انسانی کی سیدھی راہ سے ہٹانے کے لیے چلی، یہ تھی کہ اس کے اس جذبہ شرم وحیا پر ضرب لگائے اور برہنگی کے راستے سے اس کے لیے فواحش کا دروازہ کھولے اور اس کو جنسی معاملات میں بدراہ کردے
- انسان نہ ہمیشہ غلطی پر ہوتا ہے اور نہ ہمیشہ صحیح راستے پر ہوتا ہے۔ البتہ یہ ہے کہ وہ اپنی غلطی اور لغزش کا ادراک کرلیتا ہے اور اس ادراک کے بعد وہ طلب مغفرت کرتا ہے اور نادم ہوجاتا ہے۔ واپس ہو کر توبہ کرتا ہے اور شیطان کی طرح معصیت پر اصرار نہیں کرتا۔
- جب آدم و حوا (علیہما السلام) کو اپنی غلطی (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی) کا احساس ہوا تو انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا، پشیمان ہوئے اور اللہ کی طرف رجوع کیا (فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ - آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لیے اور ان کے ذریعے سے معافی مانگی تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کرلی)
- یہاں پہ شیطان کی راہ اور وہ راہ جو انسان کے لائق ہے بالکل ممیّز ہو گئیں، شیطان اپنی غلطی پہ ڈٹ گیا اور اس نے انکار و بغاوت کا راستہ اختیار کیا اور انسان اپنی غلطی پہ نادم اور شرمسار ہوا اور اللہ سے مغفرت اور رحم طلب کیا
- اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی اور ان پر رحم فرمایا

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾

قَالَ اهْبِطُوْا - (اللہ نے) کہا تم نیچے اترو

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ - تم میں سے بعض، بعض کے دشمن ہیں

وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ - اور تمہارے لیے زمین میں

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ - ایک ٹھکانا ہے اور برتنے کا کچھ سامان ہے

مُسْتَقَر - ٹھکانہ

إِلٰى حِيْنٍ - ایک خاص مدت تک

حِيْن - ایک مقررہ مدت

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ - (اللہ نے) کہا اس میں تم جیوگے

وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ - اور اس میں تم مروگے

وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ - اور اس میں سے تم لوگ نکالے جاؤگے

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ
فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾

فرمایا، "اُتر جاؤ، تم ایک دُوسرے کے دشمن ہو، اور تمہارے لیے ایک خاص مدّت تک زمین ہی میں جائے قرار اور سامانِ زیست ہے۔" اور فرمایا، "وہیں تم کو جینا اور وہیں مرنا ہے اور اسی میں سے تم کو آخرِکار نکالا جائے گا"

Allah said: 'Go down; you are enemies one of the other. For you there is dwelling and provision on the earth for a while.
He continued: 'You shall live there, and there shall you die, and from it you shall be raised to life.

محمد اقبال

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾

ہبوط آدم و حوا علیہما السلام

- آدم و حوّا نے اگرچہ توبہ کرلی تھی اور ان کی توبہ اللہ تعالیٰ نے منظور بھی فرمالی تاہم حکمت الٰہی کا تقاضا یہی ہوا کہ آدم و حوا جنت سے نکلیں اور اس دنیا میں رہ کر وہ اور ان کی ذریت شیطان اور اس کی ذریت سے مقابلہ کریں
- پھر اس میدان میں جو شیطان سے بازی لے جائیں وہ جنت کے وارث ٹھہریں گے ۔ گویا مقابلہ تو وہی رہا جس کا ابلیس نے چیلنج دیا تھا لیکن میدان مقابلہ جنت کے بجائے یہ دنیا بنا دی گئی اور جنت کو انعام قرار دے دیا گیا اولاد آدم میں سے ان خوش بختوں کے لیے جو شیطان کے مقابل میں سرخ رو ٹھہریں۔
- انسان کے اس دنیا میں آنے کے بارے میں عیسائیت میں موجود نظریے کا قرآنی نظریے سے تقابل بھی مدِ نظر رہنا چاہیے۔ عیسائیت کے عقیدے کے مطابق انسان بھی اس دنیا میں شیطان کی طرح لعنتی ہو کر اترا ہے اور اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے انھوں نے کفارہ کا ایک خانہ ساز عقیدہ گھڑا ہے۔
- سورۃ البقرہ اور یہاں بھی واضح کر دیا گیا کہ آدم توبہ کے بعد اپنی پچھلی غلطی کے خمیازہ سے بالکل پاک ہو کر اس دنیا میں آئے ہیں اور اس دنیا میں ان کا بھیجا جانا اس لیے ہوا کہ وہ اور ان کی ذریت شیطان کے مقابل میں اپنے عزم و ایمان سے اپنے آپ کو اس عزت کا حق دار ثابت کردیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بخشی اور جو شیطان کے حسد کا باعث ہوئی۔

اضافی مواد

Reference Material

قصہ آدم وابلیس - رموز واسباق

- آدمؑ پہلے انسان تھے (ایک مکمل اور مہذب انسان)۔آپ کی تخلیق کسی ارتقائی عمل کے نتیجے میں نہیں بلکہ مٹی سے براہِ راست کی گئ تھی
- انسان ایک ارجمند، ، مسجودِ ملائک اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے شمار صفات اور صلاحیتیں دی گئ مخلوق ہے، اللہ تعالیٰ نے اس میں اختیاری طور پر عملی اور علمی ترقی کی لامحدود صلاحیت رکھی جو کسی اور مخلوق میں نہیں
- اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ سے آدم کو تمام فرشتوں اور دیگر مخلوقات پر فضیلت بخشی تاکہ وہ خلافتِ ارضی کی ذمہ داری کو اچھی طرح نبا سکے
- اللہ تعالیٰ کے حکم کاانکار ذلت ورسوائی کا باعث
- اللہ تعالیٰ کا حکم سب سے اہم چیز ہے اور اس کا پورا کرنا، حکم کی حکمت، وجہ اور جواز کا حکم کے سامنے کوئی حیثیت نہیں
- ابلیس، ایک متکبّر، قوم پرست، اور اللہ تعالیٰ کے مقابل ایک گستاخ مخلوق ہے
- اللہ سے رجوع کرنا اسکی التفات کا باعث بنتا ہے
- حسد ایک بری بیماری ہے اور نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے
- عاجزی آدمؑ اور تکبر ابلیس کے نمائندہ اوصاف ہیں

قصہ آدم و ابلیس - رموز و اسباق

- ← تکبر اور اپنے آپ کو برتر جاننا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور یہ اللہ کی نافرمانی و عصیان کا پیش خیمہ بنتا ہے۔
- ← ابلیس کی ذلت و پستی اور تکبر اس کے بلند و بالا مقام و منزلت سے زوال کا باعث بنا
- ← اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور تکبر کرنا، عصیان و نافرمانی کرنے اور معنوی زوال کا باعث ہے
- ← انسان کا مشن اللہ کا خلیفہ ہونا اور اسکے بتائے راستے پر چلنا ہے
- ← شیطان کا مشن انسان کو اپنی منزل سے بھٹکانا اور جنت سے دور کرنا
- ← شیطانی حربہ - برائی کی ترغیب دینا۔ برائی کو اختیار کرنا انسان کا اپنا فعل
- ← ابلیس، اللہ کے بتائے ہوئے راستے (صراط الٰہی) کے مستقیم ہونے کا معترف اور معتقد تھا
- ← تمام انسان، اپنی پہلی فطرت کے مطابق، صراط مستقیم الٰہی پر چلنے والے ہیں
- ← انسان ہر طرف (آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں) سے ابلیس کی سازشوں کی زد میں ہے۔
- ← بنی آدم میں سے اکثر لوگ، ابلیس کے دھوکے اور فریب کے جال میں گرفتار ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا نہیں لاتے
- ← ابلیس کا تکبّر، نافرمانی اور (دوسروں کو) بہکانا اور گمراہ کرنا، اس کے دوزخ کی آگ میں گرفتار ہونے کا باعث ہے

قصہ آدم و ابلیس - رموز و اسباق

- جہنم، ابلیس اور اس کے گروہ میں شامل ابلیسی پیروکاروں سے بھری پڑی ہو گی
- ابلیس نے آدم و حوا علیہما السلام کو ورغلانے کے لیے جھوٹ اور مکر و فریب سے کام لیا
- دوسروں کو فریب دینے کے لیے جھوٹی قسم کھانا، ایک شیطانی طریقہ ہے۔
- جھوٹ، شیطانی حربوں میں سے سب سے اہم ہتھیار
- شیطان، انسانی کمزوریوں کا فائدہ اٹھا کر اسے ورغلاتا ہے
- محرمات الٰہی کا ارتکاب انسان کی ذلت و رسوائی کا سبب بن سکتا ہے (آدم و حوا کا ستروں کا کھل جانا ، ممنوعہ درخت کا پھل کھا کر یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ارتکاب کے بعد)
- انسان کو بے لباس کرنا، شرم و حیا کو ختم کرنا، حیا باختہ کلچر کو فروغ دینا شیطانی مشن ہے
- انسان، بہکاوے میں آنے والی مخلوق ہے
- انسان فطرتاً اپنی شرمگاہ کے عیاں ہونے سے شرم و حیا رکھتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے اوامر، نواہی، محرمات، تنبیہات اور سرزنشیں ہمیشہ انسانوں کی تربیت اور رُشد کے لیے ہوتی ہیں
- صراط مستقیم پر چلتے وقت راہ خدا کے دشمنوں کی پہچان کرنے کی ضرورت

قصہ آدم وابلیس - رموز واسباق

- شیطان نے آدم و حوا (علیہما اسلام) دونوں کو ورغلایا (نہ کہ صرف حضرت حوا کو جیسا کی بائبل میں ہے اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے)
- اللہ تعالیٰ اتمام حجت کیۓ بغیر، گناہ گار بندوں کی سرزنش نہیں کرے گا (آدم و حوا علیہما السلام کو پہلے خبردار کیا کہ اس درخت کے قریب نہیں جانا)
- لغزش، گناہ، اور خطا کا اعتراف اس کی بخشش کے سلسلے کا پہلا قدم
- گناہ گار ہونے کے باوجود اللہ کی مغفرت اور رحمت کا امیدوار ہونا، بخشش کے اسباب میں سے
- بارگاہ خدا میں تذلل و عبودیت کا اظہار اور اپنی خطا کا اعتراف کرنا، آداب استغفار میں سے ہے۔
- پروردگار کی نافرمانی اور عصیان، انسان کے خسارے کا باعث بنتا ہے۔
- گناہوں کے خسارے سے گناہ گاروں کی نجات کا سب سے بڑا سبب، اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت ہے
- زمین، وقتی طور پر انسانوں اور شیاطین کی جائۓ سکونت اور اقامت گاہ ہے
- زمین وقتی اور نامعلوم مدت تک انسانی معیشت اور زندگی کے وسائل کی حامل رہے گی

شیطان کے وساوس سے بچنے کی دعائیں

← وَامَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ" اور اگر تمھیں کوئی وسوسہ شیطانی لاحق ہونے لگے تو اللّٰہ کی پناہ مانگو بے شک وہ خوب سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے [الاعراف: 200]

← فَإِذَا قَرَأتَ القُرانَ فَاستَعِذ بِاللهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ - جب آپ قرآن کی تلاوت کرنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ تعالی کی پناہ مانگ لیا کرو- [النحل: ٩٨]

← معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) شیطان کے شر سے محفوظ رکھنے میں بہت کار گر۔ آپ ﷺ نے فرمایا " فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا " پکڑنے والوں نے اس جیسی پناہ نہیں پکڑی [رواہ أبو داؤد] دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا "تَكْفِيكَ من كلِّ شيءٍ" [مشكاة المصابيح] پڑھنے والے کو یہ ہر چیز کے شر سے کافی ہیں

ان دونوں سورتوں کا سوتے وقت ایک بار پڑھنا ثابت ہے، ایک قول میں تین بار پڑھنا ہے، اس طرح فرض نمازوں کے بعد ایک ایک بار پڑھنا اور صبح وشام سورۃ اخلاص سمیت تین تین بار پڑھنا ثابت ہے۔

← عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه - قَالَ، قَالَ: النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ- جو شخص رات میں سورت بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھتا ہے تو اس کے لئے وہ کافی ہیں [رواہ البخاری]
ترمذی کی روایت میں یہ بھی فرمایا کہ "....... وَلَا يُقْرَأَانِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ " اگر یہ آیتیں کسی گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا

شیطان کے وساوس سے بچنے کی دعائیں

← نبی کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لے جاتے تو فرماتے " أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ " میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو عظمت والا ہے، اس کی کریم ذات اور اس کی لازوال سلطنت کا واسطہ دے کر، شیطان مردود سے۔ (جب مسجد میں داخل ہونے والا آدمی یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اب وہ میرے شر سے دن بھر کے لیے محفوظ کر لیا گیا) - [رواه أبو داؤد]

← أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ ، وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ - اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو ہر آواز کو سننے والا اور ہر چیز کو جاننے والا ہے، مردود شیطان کے شر سے اس کے خطرے سے اس کی پھونکوں سے اور اس کے وسوسے سے - [رواه أبو داؤد] یہ دعا آپ ﷺ نماز میں فاتحہ سے پہلے پڑھتے تھے (اس کے علاوہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے)

← اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ - اے اللہ میں تجھ سے بڑھاپے سے اور دب کر مر جانے سے اور ڈوب کر مر جانے سے پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی کہ موت کے وقت شیطان مجھ کو بہکاوے۔ [رواه أبو داؤد]

← بِسمِ اللهِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِن غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِن شَرِّ عِبَادِهِ وَمِن هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَنْ يَحْضُرُوْنِ - میں اللہ کے کلمات کاملہ کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اسکے غضب، عقاب اور اسکے بندوں کے شر سے، اور میں پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں [رواه احمد و أبو داؤد]